Name of the Scholar : **Mohd. Jalaluddin**
Name of the Supervisor : **Prof. Wajeehuddin Shehpar Rasool**
Name of the Department : **Urdu**
Title of Thesis : **Urdu Afsanon Aur Daramon Par Mabni Filmein; Taqabuli Mutalea**
Key Words:Film, Afsana, Drama, Taqabul-o-Tajzia, Tafreeq-o-Mumasalat

Abstract

ہندوستانی سنیما نے اپنی ابتدا ہی سے اردو زبان و ادب اور اردو ادیب و شعرا سے بہت فیض اٹھایا ہے۔ لیکن اردو ادب کو سنیما کے مطالعے سے بہت کم واسطہ رہا ہے۔ خصوصاً اردو کی ادبی تخلیقات پر مبنی فلموں کے تنقیدی تجزیے کی طرف کوئی سنجیدہ نگاہ مائل نہ ہو سکی۔ نتیجتاً اردو ادب میں یہ پہلو تشنہ نظر آتا ہے۔ زیر بحث مقالہ اسی تشنگی کو دور کرنے کی کوشش ہے۔

یہ مقالہ اردو افسانوں اور ڈراموں پر مبنی فلموں کا تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔ جب کسی ادبی تخلیق کو فلم کے میڈیم میں منتقل کیا جاتا ہے تو اس ادبی صنف میں مختلف وجوہات کے پیش نظر کچھ ترامیم یا حذف و اضافے کرنے پڑتے ہیں۔ سنیما میڈیم کے اپنے تقاضے، ادبی تخلیق کار سے فلم ساز کا نظریاتی اختلاف، سماجی سیاسی و مذہبی دباؤ یا کاروباری مفاد عموماً ادب پاروں سے کی جانے والی ان تبدیلیوں کا سبب بنتے ہیں۔ کبھی یہ تبدیلیاں مستحسن ہوتی ہیں۔ مگر بسا اوقات اس قدر نمایاں اور غیر متعلق ہو جاتی ہیں کہ فلم میں ادب پارے کا وجود تک باقی نہیں رہتا۔

اس مقالے کا مقصد اردو افسانوں اور ڈراموں پر مبنی ہندوستانی فیچر فلموں کا تنقیدی تجزیہ پیش کرنا ہے۔ اور یہ پتا لگانا ہے کہ متعلقہ فلم، ادبی تخلیق کی روح کو جذب کرنے، فکر کو سمو لینے یا فضا کی مصوری کر پانے میں کس قدر کامیاب ہے؟ آیا کسی فلم میں بنیادی ادب پارے سے انحراف یا اس میں کی گئیں تبدیلیاں مستحسن ہیں؟ یا پھر یہ ادبی تخلیق کو مسخ کرنے اور تخلیق کار کے مقاصد کا خون کرنے کا سبب بنتی ہیں؟ فلم کی قدر کی تعیین کے ساتھ یہ جاننے کی بھی کوشش کی ہے کہ فلم میں متعلقہ ادبی اصناف سے کی جانے والی بنیادی تبدیلیوں کے ممکنہ اسباب کیا ہیں؟

مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (1) افسانہ اور فلم: فن، تفریق، مماثلت۔ (2) اردو افسانوں پر مبنی فلمیں: تقابلی مطالعہ۔ (3) ڈرامہ اور فلم: فن، تفریق، مماثلت۔ (4) اردو ڈراموں پر مبنی فلمیں: تقابلی مطالعہ۔

پہلے باب **''افسانہ اور فلم: فن، تفریق، مماثلت''** کا اصل مقصد فلم، اس کے فن، اور اس کے بننے کے عمل سے واقفیت بہم

پہنچانے کے ساتھ کسی ادبی تخلیق اور فلم ، دونوں فنون کے حدود، نمایاں اوصاف، افتراقات اور درمیانی تعلق کو منکشف کرنا ہے۔

دوسرا باب **''اردو افسانوں پر مبنی فلمیں: تقابلی مطالعہ''** اردو افسانوں پر مبنی فلموں (ہیرا موتی، شطرنج کے کھلاڑی، سدگتی، عید مبارک و عیدگاہ، مرزا غالب، کالی شلوار، گرم کوٹ، گڈی، اچانک اور منڈی) کا متعلقہ افسانوں کے ضمن میں تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

تیسرے باب **''ڈرامہ اور فلم: فن، تفریق، مماثلت''** میں ڈرامہ اور سنیما کے درمیان افتراقات اور مماثل پہلوؤں کو ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔

چوتھا باب **''اردو ڈراموں پر مبنی فلمیں: تقابلی مطالعہ''** اردو ڈراموں پر مشتمل فلموں (انارکلی، انارکلی۔ پاکستان، مغل اعظم، یہودی، رستم سہراب، اور دستک) کا بنیادی ڈراموں کے پس منظر میں مختلف زاویوں سے تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

دراصل ادبی تخلیق پر مبنی کوئی بھی فلم ادب پارے کی نیو پر ایک نئی تعمیر ہوا کرتی ہے۔ جو اپنے ایک الگ اور آزاد وجود کی متحمل ہوتی ہے۔ اس لیے فلم سے متعلقہ ادب پارے کی ہو بہو سلولائڈ کاپی ہونے کا تقاضہ بے سود ہوگا۔ یوں تو کسی ادبی تخلیق کو انھیں جزئیات اور اسی فکر، فضا اور مقصدیت کے ساتھ فلم کے قالب میں ڈھال دینا آسان نہیں۔ لیکن ادبی تخلیق کار اور فلم سازوں کے درمیان اگر بنیادی اقدار کی ترسیل کو لے کر اتفاق واتحاد موجود ہو، تو مختلف تبدیلیوں اور حذف واضوں کے باوجود ادب پارہ اپنی تمام تر فکر و فضا کے ساتھ متحرک بولتی تصاویر میں جذب ہو کر فلم کے پردے پر جی اٹھتا ہے۔

O